رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۲ | مورخہ ۲۱ فروری سنہ ۱۵ء مطابق ۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۰۷

مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر نے اپنے نمونہ سے ہمیں عملی سبق دیا ہے۔ کہ کیونکر دینی امور میں استغراق دکھانا اور دین کے کام کو اپنی صحت اپنے آرام اور اپنے دیگر مشاغل پر مقدم کر لینا چاہئے۔ ایدہ اللہ بنصرہ

۲۔ میں نے پچھلے پرچہ میں لکھا ہے کہ یہاں جو پمفلٹ القول الفصل کے جواب میں پہنچا ہے۔ اسکا جواب آج ہی شام کو شائع ہو جائیگا۔ سو اسی روز بعد از نماز مغرب ۸ بجے سے لیکر ۱۱ بجے تک حضرت صاحبزادہ والا مرتبت نے اپنا مضمون سکنان دارالامان کو سنا دیا جن میں سے تیس چالیس کے شوق کا یہ حال تھا کہ وہ رات کے دو بجے تک اسکے سننے کے لئے اس موسم میں بطیب خاطر بیٹھے رہے تھے۔ اور یوں برکات خلافت سے پہلی قادیان کی غریب جماعت متمتع ہوئی۔ انشاء اللہ یہ رسالہ جسکا حجم ۱۵۰ صفحے کے قریب ہوگا عنقریب احباب کے پاس پہنچ جائیگا۔

۳۔ پچھلے جمعہ کا خطبہ (جو خاص خطبہ تھا اور جس کے پر معنی الفاظ اب تک سننے والوں کے دلوں پر مؤثر ہیں اور جو اپنے اندر بہت سے نشان رکھتا تھا) چھپ نہیں سکا۔ جلد چھپیگا۔

اخبار احمدیہ

۱۔ ایک صاحب بازار میں کھڑے ہو کر واعظ کرنے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ بے شک تقریر کر دیا کریں۔ مگر کوئی ایسی بات نہ ہو۔ جس سے کسی قسم کا فساد ہو۔

۲۔ برادر غلام غوث صاحب وٹرنری انسپکٹر لکھتے ہیں۔ کہ القول الفصل واقعی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کے دل پر القاء کیا۔ میرے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ طرز عام استدلال نہایت قوی ہے۔

۳۔ علاقہ ہمیرپور میں حضور اپنے واعظ جلسہ پر بھجوانے کا انتظام فرما دیں گے۔

۴۔ حسن محمد خان صاحب احمدی [illegible] سے ایک انجمن قائم کرنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ جس کے ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہو۔ کہ وہ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے لئے سعی بلیغ سے زر نقد یا مستعمل کپڑا مہیا کرتا رہے اور قوم ککےزئی کے بہت سے احباب جو کپڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ وہ اسمیں حصہ لیں۔ اور ان سب کا جلسہ سال میں ایک بار پنجاب کے کسی شہر میں ہوا کرے۔ حضور نے فرمایا اچھی بات ہے۔

۵۔ برادر نور محمد نمبردار حسن پور کلاں تین اشخاص کی بیعت بھجواتے ہیں۔

۶۔ راولپنڈی احمدی جماعت کے جمعہ میں پچاس کے قریب آدمی تھے۔ برادر نواب دین ڈرل ماسٹر بیعت کی درخواست بھیجتے ہیں۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ کا وعظ مقبول ہو رہا ہے۔

۷۔ شیخ غلام احمد صاحب سرہند سے پانچ شخصوں کی بیعت بھجواتے ہیں۔

۸۔ چکوال۔ فیروزپور۔ گوجرانوالہ کے علاقوں سے طاعون کی خبریں آرہی ہیں۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۲۱ - فروری ۱۹۱۵ء

خدا سچے کا حامی ہے

جب سے آسمان کے نیچے زمین - زمین پر انسان اور بنی نوع انسان میں آسمان سے آنے والے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ ہے - اسوقت سے اللہ تعالےٰ حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کا اظہار راستبازوں کی تائید اور ان کے مخالفوں کی تخریب کے ذریعہ فرماتا رہا ہے - وہ زندہ خدا آج بھی زندہ ہے - اور ہمارے لئے تو ہمیشہ ہی زندہ ہے - کیونکہ جسطرح ہماری آنکھوں کے سامنے خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا بنایا ہوا محمد رسول اللہ کی نوید مسیح موعود آیا - اور اس نے زندہ خدا کے زندہ نشانات دکھا کر مردہ نفوس کو چشمۂ حیواں کے پانیوں سے سیراب کیا - اسی طرح خدا کا ایک پیارا بندہ مقدس مسیح کی بشارت - نورالدین کا متقی و بردبار جانشین آج حق بھی ہمارے درمیان موجود ہے - اور ہم دیکھتے ہیں - جو ہستی حق و باطل میں ہمیشہ سے تمیز کرتی چلی آئی ہے - آج بھی اور اس کے مخالفین کے درمیان بین فرق کرکے دکھلا رہی ہے ✤

مخالف اپنی طاقت اپنے مال - اپنی وجاہت اپنی شہرت کے باعث حق پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے - اور طرح طرح کے افتراؤں سے کام لیکر صداقت کے خوبصورت چہرہ کو اپنی میلی چادر سے ڈھانپنا چاہتا ہے - لیکن حق کا ابدی مؤید خدا اس چادر کو راکھ سیاہ میں مبدل کرکے صداقت کو ظاہر اور اس کے ضیاء کی روشنی سے ظلمت کو کافور کرتا ہے -

۱۲ - فروری کا جمعہ ایک خاص جمعہ تھا - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے دل میں درد و رقت و جوش و حمیت موجزن تھے آپنے فرمایا (جسکا مفہوم یہ تھا) آج ایک اشتہار آیا ہے - اگر اس سے میرا دل دکھانا مقصود تھا - تو سمجھ لو مبارک ہو وہ دکھ گیا - میں قسم کھاتا ہوں - مگر ان کو جھوٹ سمجھا جاتا ہے میں بد دعا کرنی جائز نہیں سمجھتا - نہ میری عادت ہے مگر دعا کرتا ہوں - اور آپ لوگ بھی چالیس دن تک دعا کریں - کہ اب خدا تعالےٰ خود حق و باطل میں تمیز کر دے ✤

پس اے محمود کو خلیفۃ المسیح یقین کرنے والی جماعت! تمہیں مبارک ہو - کہ جس معاملہ کا خدا تعالےٰ سے فیصلہ چاہا گیا تھا - اس کا ایک حصہ دوسرا جمعہ آنے سے پہلے خدا نے ظاہر کر دیا - اور ضد و ہٹ سے مخالفت کرنے والوں کے فرضی "وثوق" کو ان کی دوسری خواہشات کی طرح ناکامی کا تاج پہنا دیا - فالحمدللہ علی ذالک -

ہمارے اس اجمالی بیان کی تفصیل اور حق کی حمایت میں ایک بین نشان کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح کی اپنی تحریر زیر عنوان "ایک افتراء کی تردید" ہے - جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے -

محمود کے مخالف کلام محمود کا مفصلہ ذیل کلام یاد رکھیں ؎

ہزار کوشش کرے کوئی پردہ مجھ سے عہدہ برآنہ ہوگا
جسے ہو کچھ زعم آزمائے - ہوں کہتا ڈنکا بجا بجا کر

یہ کیوں؟

جو کوئی تقویٰ کریگا پیشوا ہو جائیگا ✤ قبلہ رخ ہوتے ہوتے قبلہ نما ہو جائیگا
اور اگر بھی اور انتظار ہو - تو ؎

حق پہ ہم ہیں کہ یہ حاسد ہیں جھگڑا ہے کیا؟
فیصلہ اس بات کا روز جزا ہو جائیگا -

جنگ یورپ

سرکاری تار کا خلاصہ - جرمن پیشقدمی - برلن میں خوشی

دہلی ۱۷ - فروری - مشرقی پرشیا کے شمالی گوشہ سے جرمن معقول پیشقدمی کرتے چلے ہیں - وہ دریا نیمن کو عبور کرنے کے بعد اب (روسی اہم قصبہ) کو ونو پر حملہ کرنا چاہتے ہیں - اگر کو ونو جرمن مقبوضہ چالیس میل بجانب مشرق ہے ولنا (؟) نتیجہ کے متعلق ابھی کوئی خبر نہیں آئی - مگر پہلے جانب پر بقول روسیاں جرمن علاقہ لیک میں جرمن پیشقدمی روک دی گئی ہے - مگر اس سے اور بجانب جنوب وسٹولا کے مشرقی انارہ پر جرمنوں نے جدید روسی پیشقدمی کو پیچھے ہٹا دیا ہے - اور اب پولینڈ کے مقام سیرپز میں جسے انہوں نے مکرر فتح کر لیا ہے - لڑائی کر رہے ہیں - برلن میں اس نئی پیشقدمی پر بڑی خوشی منائی جا رہی ہے - مگر روسی اگرچہ بجانب میمنہ ہٹ رہے ہیں - لیکن یہ ہٹنا ایسے علاقوں کی طرف ہے - جہاں وہ جرمنوں کا بآسانی مقابلہ کر سکیں گے - علاوہ بریں اصل میدان جنگ یعنی کارپیتھین میں روسی نہ صرف اپنے موقعوں پر بمضبوطی قائم ہیں - بلکہ درہ دکلا کے جنوب میں اور کئی تلعبند پہاڑیوں کو فتح کرکے بمقام کوزوموکو جہاں حال ہی میں سخت لڑائی ہوئی تھی - ایک اور جرمن حملہ کو پسپا کر چکے ہیں - بجانب میسرہ بوکو دینا میں لڑائی کا جوار بھاٹا کبھی اترا اور کبھی چڑھ جاتا ہے - وہاں روسی فوج کو کمک پہنچ گئی ہے - موسم از حد سرد ہے - پارہ صفر سے ۲۰ درجہ نیچے ہے مگر آسٹروی سخت جان سائبیروی فوج کی نسبت زیادہ نقصان اٹھا رہے ہیں - زخمیوں کا بچانا مشکل کام ہے ہزارہا آدمی جو ہی ایک دفعہ زمین پر گرے - کہ پھر غائب ہو گئے - تقریباً تمام علاقہ ڈاف سے نزک خارج کئے جا چکے ہیں ✤

برطانوی سٹیمر کی تلفی - لنڈن ۱۶ - فروری

برطانوی سٹیمر ڈلوچ مقام روئین کو جا رہا تھا فرنچ ساحل کی راس انٹی فر کے متصل اڑا دیا گیا - متواتر دو دھماکے ہوئے اہل عملہ کشتیوں پر سوار ہوکر بچ گئے ✤

مشرقی محاذ پر شدید لڑائی - پیٹرو گراڈ ۱۶ فروری

روسی ۱۵ ماہ حال کو اپنے سے زیادہ جرمن فوجوں سے بشدت تمام لڑے - غنیم دریائے وسٹولا اور دریائے سکرو کے مابین پلوک اور راکونز کے محاذ پر پہنچ گیا ہے - کارپیتھین میں حالت غیر متبدل ہے - کوزوموکا اور دیکو پر جرمنوں نے شدید حملے کئے - جو پسپا کر دیئے گئے - صوبہ بوکووینا میں دشمن نے مقام ناڈورنا فتح اور دریا سرتھ عبور کر لیا ہے -

مزید برطانوی ہوائی تاخت - لنڈن ۱۷ فروری

ہمارے چالیس معمولی و بحری طیاروں نے ۱۶ کی سہ پہر کو اوسٹنڈ مڈلکرک اور زی بروگ پر بم پھینکے اوسٹنڈ بندر کے دونوں کنارے پر کئی ورقی باتریوں مڈلکرک کے توپخانہ اور زی بروگ کے پشتہ پر بم پھینکے گئے - نتیجہ اچھا نکلا ✤

پیرس - ۱۶ - فروری - انگریزی سپاہ نے ان خندقوں کے دو حصے پھر فتح کر لئے جو سنٹ الوئی اور نہر پیرس کے مابین یوم قبل کو چھین لی گئی تھیں ✤

ایک افترا کی تردید

گورنمنٹ کی شہادت

مجھے کچھ مدت ہوئی - ایک اشتہار کے ذریعے اس خبر کی تردید کروانی تھی جو میری نسبت احمدیہ بلڈنگز لاہور سے شائع کیگئی تھی کہ گویا میںنے گورنمنٹ سے کوئی درخواست اس مضمون کی کی تھی کہ وہ مجھے خلیفۃ المسلمین یا خلیفۃ المسیح سب مسلمانوں سے منوا دے یا یہ کہ مان لے تو میں گورنمنٹ کی خدمت کر سکتا ہوں لیکن گورنمنٹ نے اس سے انکار کیا - اور میں نے اس اشتہار میں لکھا تھا کہ لعنت اللہ علے الکاذبین - جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو - یعنی جو جھوٹ بولنے والا ہے - اسپر خدا کی لعنت ہو - پس اگر میری نسبت مشہور کرنیوالے جھوٹے تھے تو یہ لعنت ان پر پڑتی تھی - لیکن اگر وہ سچے تھے تو یہ لعنت مجھ پر پڑتی تھی - لیکن باوجود ایسے سخت انکار کے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے میرے اس اشتہار کی تردید میں ایک اعلان شائع کرایا - جس میں پھر اس خبر کی صحت پر زور دیا ہے - اور ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خبر نہایت وثوق سے سنی گئی تھی - اور اس کے باور کرنے کے لئے ہمارے پاس بہت سی وجوہ بیرونی بھی تھے - اوّل - میاں صاحب کی خلافت پر لاٹ صاحب کو تار دلوایا پھر گورنمنٹ کے پاس ایک وفد بھیجا گیا - اس کے بعد ایک اور درخواست گورنمنٹ کے پاس بھیجی گئی - اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ خبر ہم نے نہیں بنائی - بلکہ ہم نے کسی اور شخص سے سنی تھی - اور میاں صاحب نے من وجہ ہم پر افتراء کا الزام لگانے میں تقوٰی سے کام نہیں لیا اور نیز لکھا ہے کہ اب بھی میاں صاحب کا انکار صرف اسقدر ہو کہ میںنے گورنمنٹ سے کوئی خطاب نہیں مانگا - اصل درخواست کا انکار نہیں کیا گیا ۔

ڈاکٹر صاحب نے جو ثبوت اپنے خیال کی تصدیق میں پیش کئے - انکی نسبت تو اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو کچھ وہ میری نسبت منسوب کرتے ہیں وہ بعینہٖ اس کے مطابق ہے - جو حضرت مسیح موعود کے وقت میں کیا گیا - اور جو حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کے وقت میں ڈاکٹر صاحب کے دوست کرتے رہے - میری خلافت کے وقت جو تار دیگئی - اس سے کیا یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ سے میںنے کوئی مطالبہ کیا حضرۃ خلیفۃ اول کی وفات پر خلافت کے قیام کے متعلق جب مختلف جماعتوں کو تار دئے گئے - تو شیخ محمد نصیب صاحب نے جو دفتر سکرٹری کے ہیڈ کلرک تھے - مجھے بتایا کہ حضرت خلیفہ اوّل کے خلیفہ ہونے پر ایک تار لاٹ صاحب کو بھی دیگئی - اور ایک چھٹی ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو بھی بغرض اطلاع لکھی گئی تھی - اب بھی اسی طرح کر دینا چاہیئے - مجھے نہیں یاد کہ میںنے اس کے جواب میں کیا کہا - مگر کسی شخص نے جناب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں تار دیدی - پس یہ جو کچھ ہوا - پہلی مثال کے تحت ہی ہوا - جس کے ذمہ دار خواجہ صاحب یا مولوی محمد علی صاحب ہو سکتے ہیں کہ اول الذکر اس وقت سکرٹری انجمن تھے اور دوسرے صاحب لیٹ سکرٹری ہونیکی وجہ سے بسبب تجربہ سابقہ کے رکن اعظم - باقی رہا وفد کا بھیجنا سو یہ بالکل افترا ہے کوئی وفد نہیں بھیجا گیا - ڈاکٹر صاحب کو یا تو خبر غلط ملی ہے یا وہ وفد کے معنے غلط سمجھتے ہیں - جناب لفٹننٹ گورنر صاحب پچھلے سال دورہ پر ضلع گورداسپور تشریف لائے تھے - اور پھر تحصیل بٹالہ میں بھی آپ نے چند دن قیام فرمایا تھا - اور ایک ایسی جماعت کا امام ہونے کی وجہ سے جو زیادہ تر پنجاب میں ہی پھیلی ہوئی ہے میرا فرض تھا کہ میں آپ سے ملتا یا بعض احباب کو آپ کی خدمت میں بھیجتا - جب آپ قادیان سے صرف چند میل پر اترے ہوئے تھے - عین وقت پر خبر سنکر میں نے چند دوستوں کو بھیجدیا کہ آپ سے جا کر ملیں - چنانچہ ہز آنر نے نہایت فراخ حوصلگی اور مہربانی سے ان سے ملاقات فرمائی - سلسلہ سے دلچسپی رکھنے کے اظہار کے علاوہ قادیان دیکھنے کی خواہش بھی ظاہر فرمائی - اور فرمایا کہ آپ کی جماعت کی وفاداری پر گورنمنٹ کو پورا بھروسہ ہے اسی طرح قادیان کے ریل سے محروم ہونے پر بلا کسی تحریک کے اظہار افسوس فرمایا اور کہا کہ آپ لوگ اس معاملہ کے متعلق باقاعدہ تحریک کریں - اگر یہ بات کوئی مذموم پہلو اپنے اندر رکھتی ہے تو جناب ڈاکٹر صاحب کو اول تو ایسی گورنمنٹ کی ملازمت سے استعفا دیدینا چاہیئے جس کے اعلیٰ افسروں سے ایسے وقت میں ملاقات کرنے پر کہ جب وہ خود کسی مقام پر ہوں یا اس کے قریب سے گذر رہے ہوں انسان مطعون ہو جاتا ہے - اور پھر حضرت مسیح موعود پر اعتراض کریں کہ جب فنانشل کمشنر صاحب بہادر دورہ پر قادیان تشریف لائے تھے تو آپ نے اس خبر کو سنکر تمام جماعت کے ذی حیثیت آدمیوں کو خطوط لکھ کر قادیان بلوایا - اور ان کے قادیان آنے سے پہلے زمین مدرسہ میں ایک بڑا دروازہ لگوایا گیا تھا - اور ان کے خیمہ تک ایک عارضی سڑک بنا دیگئی تھی - اور جس وقت انکی آمد کی امید تھی تمام جماعت کو جنمیں حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول اور مولوی محمد علی صاحب بھی شامل تھے حکم دیا تھا - کہ اس دروازہ کے دونوں طرف دو رویہ کھڑے رہیں اور پھر مجھے اپنا قائم مقام کر کے آپ کے استقبال کے لئے آگے بھیجا تھا - اور خواجہ کمال الدین صاحب کو میرے ساتھ کیا تھا

کہ جہاں آپ ملیں ان سے یہ بھی عرض کر دیں کہ میں بسبب ضعف اور بڑھاپے کے آگے نہیں آسکتا۔ اس لئے اپنے بڑے بیٹے کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجتا ہوں جبکہ اسوقت چہ میگوئیاں بھی ہوئی تھیں کہ آپ نے بڑا بیٹا کیوں فرمایا۔ غرضکہ خواجہ صاحب میرے ساتھ گئے تھے اور قادیان سے ایک میل کے فاصلہ پر جناب فنانشل کمشنر صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ اور پھر ہم سب انکے ساتھ ہی انکے مقام تک آئے تھے جہاں دروازہ پر تمام جماعت دو رویہ کھڑی تھی اور بڑے بڑے آدمیوں کو آپکے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ پھر دوسرے دن خود حضرت مسیح موعودؑ آپسے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اور آپکی دعوت کے لئے شیخ رحمت اللہ صاحب کو ہی غالباً بغرض انتظام مقرر کیا گیا تھا۔ کوئی تعجب نہیں کہ اس دو رویہ صف میں خود جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی ہوں اور جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی۔ پس پہلے آپ حضرت مسیح موعود پر اعتراض کریں کہ " اظہار وفاداری تو ہم سب کا شعار ہے اور احمدی جماعت کی وفاداری ایک مسلمہ امر ہے لیکن احمدی وفاداری " اس طرح جماعت کو جمع کرنے دروازہ بنانے دعوت کے سامان کرنے اور خود حضرت مسیح موعود کے بغرض ملاقات تشریف لے جانے " کی محتاج نہیں " پھر حضرت مسیح موعود کی مختلف درخواستیں بھی مل سکتی ہیں جو آپنے وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کیں۔ پس میں نے جو کچھ کیا وہ مسیح موعود کے نقش قدم پر کیا۔ کیونکہ پنجاب کے اعلیٰ افسر کے قادیان سے چھ سات کوس کے فاصلہ پر سے گزرنے پر میرا فرض تھا اور شرافت چاہتی تھی کہ میں اپنی جماعت کی طرف سے کچھ لوگ آپ کے ملنے کے لئے بھیجتا اور خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ گورنمنٹ ایک سخت مشکل میں گھری ہوئی تھی اور ایک عظیم الشان جنگ میں مشغول تھی۔ اور اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ ان فرائض میں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ احمدیہ کی ہر ایک بہتری کی فکر کرنے کے متعلق مجھ پر عائد ہیں ایک خیانت ہوتی۔ ہاں ہز آنر کی خدمت میں کوئی ایڈریس نہیں پیش کیا گیا۔ اور نہ کوئی وفد پیش ہوا جماعت کے چند آدمی آپ سے ملاقی ہوئے۔ اگر اسی کا نام وفد ہے تو بیشک ایک وفد پیش ہوا تھا۔ مگر ایک اور واقعہ بھی یاد رکھنا چاہیئے اور وہ یہ کہ ایک دفعہ غالباً حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی خلافت کے زمانہ میں ہز آنر جناب سر لوئی ڈین صاحب اسی علاقہ میں سے گزرے تھے اور بٹالہ کی سڑک پر سے آپنے گزرنا تھا۔ اسوقت کوئی ایڈریس پیش کرنیکی تجویز ہوئی تھی جسکی نسبت مجھے یاد نہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا غالباً مولوی محمد علی صاحب کو پورا واقعہ یاد ہوگا۔ پس حضرت خلیفہ اول کے وقت میں بھی اس قسم کا ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ باقی رہی درخواست سو وہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو چکی ہے۔ اگر اظہار وفاداری کا نام درخواست ہوتا ہے تو ایسی درخواستیں حضرت مسیح موعودؑ اپنی ساری زندگی میں کرتے رہے ہیں بلکہ بعض دفعہ جلسہ اور چراغان بھی آپنے کئے ہیں + تو دآپکی کمیونٹی کیطرف سے بھی ایک چٹھی اظہار وفاداری کے جلسہ کے متعلق ہز آنر کی خدمت میں لکھی گئی تھی۔ اس کا نام بھی آپ درخواست رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر میری چٹھی درخواست تھی تو آپکی چٹھی بھی درخواست تھی جس کا جواب بھی پیغام میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اسکو دیکھ کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ کوئی درخواست گورنمنٹ کو بھیجکر اظہار وفاداری کرنیکی ہماری جماعت محتاج ہے یا نہیں + اور ذیل میں حضرت صاحب کی ایک درخواست کے چند فقرات لکھتا ہوں جو آپنے جناب لفٹنٹ گورنر صاحب کی خدمت میں ارسال کی جس سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ میرا امام جسکے ماننے کے آپ بھی مدعی ہیں کس رنگ کی درخواستیں دیا کرتا تھا گورنمنٹ " اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھکر مجھے اور میری جماعت کو ایک **خاص عنایت** اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں خون بہانے اور **جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے لہٰذا ہمارا حق ہے** کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتمدار کی **پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں**۔ تاہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نکر سکے " (اس عبارت میں موٹے لکھے ہوئے الفاظ خود حضرت مسیح موعود کے شائع کردہ اشتہار میں موٹے لکھے ہوئے ہیں) یہ عبارت درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ سے نقل کیگئی ہے جو چھپ چکی ہے اب اس کے الفاظ "خاص عنایات" اور لفظ "درخواست" پر غور کرو اور طرز عبارت کو دیکھو۔ اس سے بڑھکر کونسی بات ہے جو میں نے اپنی چٹھی میں لکھی ہے حضرت مسیح موعود صاف لکھتے ہیں کہ ابھی ہم گورنمنٹ کے لئے جان دینے سے دریغ نہیں جن دشمنوں کی شرارتوں سے بچنے کیلئے اسوقت درخواستوں کی ضرورت تھی اب ان سے زیادہ دشمن ہیں اور ایک بیرونی دشمن ہیں اور ایک اندرونی۔ اسی طرح مختلف مواقع پر حضرت صاحب نے چٹھیاں لکھیں ہیں مثلاً جنگ ٹرنسوال کے موقعہ پر۔ جوبلی کے موقعہ پر۔ طاعون کے پھیلنے پر جنمیں گورنمنٹ کی وفاداری اور اسکے کام میں مدد دینے کی خواہش ظاہر کی ہے پس آپ مجھ پر اعتراض کریں حضرت مسیح موعودؑ پر کریں اور اگر میرے فعل پر خلافت کے شوق کا الزام دیتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود کی تحریرات پر بھی مسیحیت کے شوق کا الزام دیں۔ آپنے اپنے اس اشتہار میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ اپنے اشتہار میں انھوں نے اپنی نسبت کیلف یعنی خلیفہ کا لفظ لکھ کر جماعت کو سخت خطرہ میں ڈالدیا ہے کیونکہ کیلف کا مفہوم نہایت خطرناک ہے انگریزی زبان میں کیلف کے جن معنوں کیطرف آپنے اشارہ فرمایا ہے اس سے تو آپ ہی زیادہ واقف ہونگے لیکن وائیسرائے صاحب بہادر کی خدمت میں جو میموریل جمعہ کی چھٹی کے متعلق حضرت خلیفہ اول کیطرف سے بھیجنے کا ارادہ کیا گیا تھا اور جو خود ریویو آف ریلیجنز میں جسکے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب تھے چھپا ہوا ہے اسمیں بھی لکھا ہے کہ میں بحیثیت جماعت احمدیہ کے لیڈر ہونیکے یہ عرض کرتا ہوں اور آخر میں لکھا تھا کہ "نور الدین ؒ خلیفۃ المسیح الموعود"۔ پس جس مصیبت میں آج جماعت کے پڑنے کا خطرہ آپکو پیدا ہوا ہے اس میں مولوی محمد علی صاحب جماعت کو آج سے چار سال پہلے ڈال چکے ہیں اور یہ کوئی نئی مصیبت نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھکر یہ بات ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو چٹھی ملکہ معظمہ آنجہانی کو لکھی تھی اور جو بصورت رسالہ چھپکر شائع ہو چکی ہے اس میں اپنے آپکو مسیح موعود اور مہدی لکھا ہے اور مہدی کا لفظ انگریزی حکومت کی نظر میں خلیفہ کے لفظ سے بہت خطرناک ہے اگر آپ کہیں کہ اس رسالہ میں حضور نے اظہار وفاداری فرمایا ہے پس اس لفظ سے دھوکہ نہیں لگ سکتا تو میں کہتا ہوں کہ جس چٹھی کے آخر میں میری نسبت خلیفہ کا لفظ لکھا ہے اسمیں

بھی اظہار وفاداری کا ہی ذکر ہے پس اگر یہ خطرہ میں ڈالتا ہے تو حضرت مسیح موعود پر زیادہ سخت اعتراض آتا ہے ✦

ڈاکٹر صاحب کا یہ لکھنا کہ یہ خبر ہم نے نہیں بنائی۔ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ یہ خبر ہندوستان کے مختلف گوشوں میں پھیلی ہے۔ اور سب جگہ احمدیہ بلڈنگز سے ہی پھیلی ہے۔ پس ہم جو حالات ظاہر پر فیصلہ کرسکتے ہیں۔ جبکہ اس خبر کے پھیلنے کا کوئی اور ذریعہ ہمیں نہیں ملتا۔ تو ہم مجبور ہیں۔ کہ اس خبر کے بنائے جانے کو احمدیہ بلڈنگز کے مقیموں کی طرف منسوب کریں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ یہ خبر صرف احمدیہ بلڈنگز سے پھیلی۔ اور جس سے دریافت کرو۔ اس کی روائت آخر آپ کی جماعت کے سرکردہ ممبروں تک پہنچکر ہی رہ جاتی ہے۔ پس ضرور ہے۔ کہ جب تک اسبات کا ثبوت نہ دیا جائے۔ کہ اس خبر کا ذمہ دار ہم اس خبر کے بنانے والا آپ ہی سے کسی کو یقین کریں۔ ورنہ آپ کا فرض ہے۔ کہ جبکہ اس خبر کا منبع صرف احمدیہ بلڈنگز یا اس کے متعلقین ہیں۔ اور آپ ہی پر روائت کا اختتام ہوتا ہے۔ تو آپ اس شخص کا نام بتلائیں۔ جس نے آپ کو یہ بات بتلائی۔ آپ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نے افواہ سُنی تھی۔ اور آگے یونہی ذکر کردیا کیونکہ اس کے خلاف بہت سی زبردست شہادتیں ہیں۔ اول یہ کہ یہ خبر آپ لوگوں کی ہی معرفت پھیلی۔ **۲** - یہ کہ آپ نے اسبات پر فخر ظاہر کیا۔ کہ ہم نے یہ بات معلوم کرہی لی **۳** - یہ کہ آپ لوگوں نے اس بات پر نہائت زور دیا۔ اور ہال میں کھڑے ہوکر گواہیاں دیں۔ **۴** - یہ کہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ "یہ خبر وثوق کے ساتھ سُنی"۔ پس محض اُڑتی افواہ کو وثوق نہیں کہہ سکتے۔ وثوق کے ساتھ سُنی ہوئی خبر وہی ہوتی ہے۔ جس کا راوی معلوم ہو۔ اور معتبر ہو۔ **۵** - یہ کہ خواجہ کمال الدین صاحب اپنے ایک خط میں جو انھوں نے مرزا ناصر علی صاحب بی۔ اے۔ پلیڈر فیروزپور کو لکھا تھا۔ لکھتے ہیں کہ "یہ ایک پختہ اور قابل اعتبار خبر تھی" (تھا اور خود خواجہ صاحب نے دو دفعہ لکھا ہے) یہ خط ہمارے پاس موجود ہے۔ اس عبارت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آپ لوگ ایسا ظاہر کرتے رہے ہیں۔ کہ یہ قابل اعتبار اور پختہ ہے۔ پس اب ان چھ حجتوں کے ہوتے ہوئے آپ اس سے انکار نہیں کرسکتے۔ کہ اگر آپ نے یہ خبر سُنی ہے۔ تو آپ کو ضرور اس خبر کے سنانیوالے کا نام معلوم ہے۔ بلکہ جس زور سے آپنے اس خبر کو سنایا۔ اس سے نتائج نکالکر مجھ پر اعتراض قائم کئے۔ آسے لوگوں میں شائع کیا۔ اور ذریعہ کو نہائت قابل اعتبار اور پختہ اور وثوق والا ظاہر کیا۔ اس سے تو ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گویا آپنے یا تو خود پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بہادر کے دفتر میں جاکر اس وہمی درخواست کو دیکھا۔ اور جواب کی نقل لی۔ یا گورنمنٹ کا جواب جو آپکے خیال میں میرے نام بھیجا گیا۔ وہ کسی طرح اڑالیا۔ ورنہ ایسے زور سے ایسے خطرناک معاملہ کو پھیلانا اور مجھ پر اعتراض قائم کرنے اور میرے خلاف نتائج نکالنے جس دیانت و امانت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے آپ بھی دل میں واقف ہیں۔ اور اسی وجہ سے آپ کو تردیدی اعلان شائع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ پس آپ یا تو اس شخص کا نام ظاہر کریں۔ جس سے آپنے یہ خبر سُنی۔ یا یہ بتائیں۔ کہ آپ نے خود دفتر میں اس خط اور اس کے جواب کو پڑھا۔ یا یہ اعلان کریں۔ کہ وہ خط جو گورنمنٹ نے آپکے خیال میں مجھے بھیجا۔ آپکے پاس کس طرح پہنچ گیا۔ غرض اس قابل وثوق ذریعہ یا پختہ خبر کے بتلانے والے سے ہمیں آگاہ کریں۔ ورنہ جھوٹ کا الزام آپ لوگوں پر ثابت ہے۔ اور گو آپنے خود جھوٹ نہ بھی بنایا ہو۔ پھر بھی آپ دیانت و امانت کے خلاف ایک کام کرنے کے مجرم ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ آپ کی نسبت یہ ہے۔ من حدث بکل ما سمع فھو احد الکاذبین اور اسی طرح یہ کہ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔ یعنی جو شخص ہر سُنی سنائی بات کو پھیلاتا ہے۔ وہ بھی پورا جھوٹا ہے۔ اور جھوٹوں میں شامل ہے۔ پس آپ کی نسبت دربار خاتم النبیین کا فتویٰ موجود ہے ✦

مولوی محمد علی صاحب کی نسبت جس خط کا میں نے اظہار کیا۔ اس کی نسبت آپ کے پاس میری ایک تحریر موجود ہے۔ جس میں میں نے لکھا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو انھوں نے خط لکھا تھا۔ اور اسی طرح جس خطبۂ جمعہ کی طرف آپ اشارہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد کی تحریرات میں بھی یہی ذکر موجود ہے۔ اگر خطبہ لکھنے والے نے غلطی سے بجائے خواجہ صاحب کے یہ سمجھا۔ کہ یہ خط خود حضرت مسیح موعود کی طرف لکھا گیا۔ تو یہ اس کی غلطی ہے۔ میرا تحریری بیان غالباً آپ کے پاس اب تک موجود ہے۔ اور اس کے بعد کی تحریرات اس پر شاہد ہیں۔ پس یہ بات کاتب کی غلطی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور نہ اس بات کے ثابت ہوجانے سے کہ بجائے حضرت مسیح موعود کو براہ راست خط لکھنے کے خواجہ صاحب کو کوئی خط لکھا گیا۔ واقعہ میں کوئی نقص آجاتا ہے۔ میں نے جو کچھ مسیح موعود سے سُنا۔ اُس پر قسم کھاسکتا ہوں۔ شریعت کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق جسطرح حکم ہو۔ اس کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔ مولوی صاحب کے آمادہ ہونے پر شریعت کے طریق فیصلہ سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اگر خط دیکھنے پر زور دینا ہے۔ تو خواجہ صاحب پر دیں نہ مجھ پر ✦

غرضکہ اس واقعہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور آپنے جو یہ لکھا ہے۔ کہ میں نے اپنے اعلان میں بھی صاف طور پر کسی درخواست دینے سے انکار نہیں کیا۔ تو سید صاحب آپ کا ایسا لکھنا یہ آپ کی اپنی طبیعت پر روشنی ڈالتا ہے۔ میں توریہ اور تقیہ کا قائل نہیں۔ میں نے جو کچھ لکھا۔ درست لکھا ہے۔ اور ایسے الفاظ ہرگز استعمال نہیں کئے۔ جن سے یہ ظاہر کیا ہو۔ کہ میں نے کوئی درخواست نہیں کی۔ اور درحقیقت ان سے کلی انکار بھی نہ ثابت ہوتا ہو۔ میں نے کوئی چھٹی خلافت کے زمانہ سے جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں نہیں لکھی۔ سوائے اس چھٹی کے جو شائع ہوچکی ہے۔ اور آپ کا قابل اعتماد ذریعہ ایک نہائت ناپاک اور جھوٹا ذریعہ ہے۔ چنانچہ میرے اشتہار کے بعد حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بہادر کی خدمت میں جو چھٹی لکھکر استفسار واقعہ کیا ہے۔ وہ اور اس کا جواب ذیل میں درج ہے۔

ترجمہ چٹھی حکیم محمد حسین صاحب قریشی

بخدمت جناب پرائیویٹ سیکرٹری - ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب

جناب عالی - میں نہائت ادب سے حسب ذیل عرض کرتا ہوں.......... (بعض آدمی) یہ خبر شائع کررہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام یعنی صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں اس مضمون کی ایک درخواست بھیجی ہے۔ کہ مجھے خلیفۃ المسلمین مقرر کیا جائے۔

اور تسلیم کیا جاوے۔ جسکا گورنمنٹ نے بہت سخت لفظوں میں نفی میں جواب دیا ہے۔ اگرچہ ہمارے امام موصوف نے اس پر شر افواہ کی تردید کردی ہے۔ لیکن اب بھی یہ لوگ پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ اس غلط خبر کو شائع کررہے ہیں۔ اس لئے پبلک کو ان غلط فہمیوں اور غلط خیالات سے بچانے کے لئے میں یور آنر سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضور مجھے بحیثیت جماعت احمدیہ لاہور کے نمائندہ کے اطلاع بخشیں۔ کہ آیا مذکورہ بالا مضمون کی کوئی درخواست ہمارے امام کی طرف سے یا ہماری جماعت کے کسی اور فرد کی طرف سے بھیجی گئی۔ اور یہ کہ ایسی درخواست کا کیا جواب دیا گیا۔ اور میں حضور کی اس مہربانی کا بہت ممنون ہوں گا۔

میں ہوں حضور کا نہایت ہی فرمانبردار غلام حکیم محمد حسین قریشی۔
۵- فروری ۱۹۱۵ء

ترجمہ چٹھی پرائیویٹ سیکرٹری پنجاب۔ بجواب چٹھی مندرجہ بالا۔ از گورنمنٹ ہوس۔ لاہور

جناب۔ آپ کی چٹھی مورخہ ۵۔ ماہ حال کے جواب میں میں آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ جس طرز کی درخواست کا ذکر آپ کی چٹھی میں کیا گیا ہے۔ ایسی کوئی درخواست پنجاب گورنمنٹ میں نہیں پہنچی۔ اور اس لئے اس مضمون کے متعلق جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو کوئی جواب بھی نہیں بھیجا گیا۔

دستخط۔ ای۔ سی۔ بیلی
لفٹننٹ کرنل۔ پرائیویٹ سیکرٹری۔ پنجاب

اس سے آپ اندازہ لگالیں۔ کہ جھوٹی خبر بنانی۔ یا اس کو قابل اعتبار ذریعہ سے وصول کرکے مشہور کرنا کیسا خطرناک فعل ہے۔ اور اب یا اپنی غلطی کا اعتراف کریں یا یہ اعلان کردیں۔ کہ گورنمنٹ کی رپورٹ غلط ہے۔ اور ہمارا قابل اعتماد ذریعہ درست ہے۔ جس معتبر آدمی نے آپ کو بتایا ہے۔ کہ کلکتہ میں کوئی چٹھی چھپوانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ وہ بھی ویسا ہی قابل اعتماد ہے۔ جیسے کہ دوسرا آپ نے دریافت فرمایا ہے۔ کہ میرے دوستوں نے ہز آنر کی خدمت میں سری گوبند پور میں کیا ایڈریس پیش کیا یا کیا زبانی باتیں کیں۔ سو وہ بھی آپ اسی قابل اعتبار ذریعہ سے معلوم کرلیں۔ ایسے قابل اعتبار ذرایعہ اور وثوق والے مخبروں کے ہوتے ہوئے آپ کو مجھ سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور میں تو گفتگو کا خلاصہ اوپر لکھ ہی چکا ہوں۔ اگر وہ غلط ہے۔ تو آپ اپنے قابل وثوق ذریعہ سے سچی خبر معلوم کرکے شائع کردیں۔ پھر ہز آنر فیصلہ فرمادیں گے۔ کہ قابل وثوق ذریعہ اور پختہ خبر کہاں تک درست ہے۔ مگر یاد رہے۔ کہ جھوٹ سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی۔ حق اور راستی ہمیشہ غالب رہتے ہیں۔ اگر جھوٹ غالب ہوا کرے۔ اور پھر روحانی سلسلوں میں تو حق برباد ہو جائے۔

۱۸- فروری ۱۹۱۵ء

قادیان دارالامان

(مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قصیدہ عربیہ

مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے ایک قصیدہ عربی میں لکھ کر چھپوایا تھا جس ۲۳ شعر کا ہیں بڑا فخر و ناز ہے راسیر فاضل راجیکی مولانا مولوی غلام رسول صاحب یہ قصیدہ قلم برداشتہ لکھ کر بھجوائے ہیں جو امید ہے عربی دان حلقے میں نہایت شوق سے پڑھا جائیگا - اس کا ترجمہ فی الحال نہیں دیا جاتا ؞

۱ بخوعِ المُلطِّ الجع ما ذمّ صاغرا — هُموعَ التريب الفدم ما حمّ کابرا

۲ وتعنوا وجوهٌ للقضاء بحسرها — ورغمِ الأُنوفِ الشامخات دوائرا

۳ ولیغظ من الاشواظ من کان مفسدا — ومن تاب اخباتاً فقد طاب صاغرا

۴ عجبنا الجهل القوم من بعد علمهم — واعجب هذا من به کان فاخرا

۵ لَهمّوا الشيءَ لم ینالوهُ شقوةً — فخابوا وعابوا کل من کان طاهرا

۶ ولما طغوا ذمّوا الرسول ببغيهم — ولما اعتدوا کبرا افضاروا اصاغرا

۷ وقد أثروا اللاهور جوراً وفتنةً — علی ارض أي الله ما لاح باهرا

۸ وهل یستوی اللاهور والقادیان ما — اراه القدیر هدی الیه المهاجرا

۹ وهل یستوی دیرو بیت مقدس — وهل یستوی عیسیٰ ومن کان غادرا

۱۰ وهل یستوی نور مبین وظلمة — وهل یستوی من کان برّاً وفاجرا

۱۱ ولما نهوا لم ینتهوا اشقائهم — ولما هُدُوا لم یهتدوا اکابرا

۱۲ ومن قال ان الله ارسل احمدا — نبیاً فأفتوا انه صار کافرا

۱۳ ومن قال کفراً ان احمد کاذبٌ — فلا یکفرون الکافر المتحاورا

۱۴ وسمّاه مولاه النبيَّ واحمدا — وهم یحسبون المجد هزءاً وخاطرا

۱۵ وقد خالفوا امر الخلافة بعده — وقالوا خلاف الحق ما کان صادرا

۱۶ ولم یعرفوا فعل المهیمن ما بدا — لما احتاج من شرح العویص مذاکرا

۱۷ وقد أتوا جهلاً علی علم ربهم — ومن بارزوا بغیاً اتاهم مضافرا

۱۸ ومستخلف الرحمان عند نبیّهم — لمن شکّهم منّاً علیه مآثرا

۱۹ ومن کان محموداً فذمّوه شقوة — فذمّوا الاٰله بذمّ من کان طاهرا

۲۰ أمن کان سمّاه المهیمن حامدا — وسمّاه محموداً وبشّر قادرا

۲۱ فهل ذلك المحمود مذموم عندهم — ایهجون محمود الاله الشعائرا

۲۲ وتعظیمها تقوی القلوب علامة — فمن یتّقی لا یاتین الفواقرا

۲۳ ایعزون شرّ النفس عن الهامهم — وهل ربنا القدوس من کان حائرا

۲۴ لقد خطّ الله العظیم بکبرهم — ومن غرّه کبرٌ فقد ظلّ خاسرا

۲۵ ووالله ان النفس امّارة بسوء — وهم عابدوها بالهوی کان طائرا

۲۶ وکان قضاء الله فیهم کما بدا — یُهان کبار القوم یعلی الاصاغرا

۲۷ فشکراً علی ما محّص القوم حکمةً — بفضلٍ ارانا مصطفاه نوادرا

۲۸ وویل لمن ذمّ المدیرین ظالماً — یهجو الجرائد مستشیطاً وهاجرا

۲۹ وفی الفضل فضل الله ما یکرهونه — أیبغون غیر الفضل ما کان قاهرا

۳۰ وفی الحق حق بالمرارة لازم — وفی الحکم حکم کان للحق ناصرا

۳۱ ولاشك محمود الاله لمصلحٍ — وموعودُ مولانا ارانا بصائرا

۳۲ وما ذا الفساد من الصلاح مؤیّدا — فهذا هو الاصلاح ما کان صادرا

۳۳ ولاشك امر المصلحین کما بدی — فصدّق ولا تبغ الفساد مشاجرا

۳۴ وتاج الاله وکن غلام رسوله — ونحن ذیل احمد وابنه متبادرا

۳۵ علیکم بتصدیق الخلافة وحدة — والا فبالخسران من کان عائدا

۳۶ وتوبوا الی التوّاب قبل تندّمٍ — ومن یاته مستغفراً کان غافرا

۳۷ تعاصوا کری العصیان قبل بالله — ولا تستروا احقاً لمن کان خاترا

۳۸ ولا تمرقوا مما هدیتم تعامیاً — ولا تشمتوا من کان یحسد داخرا

۳۹ ووالله لیس الحق عند مخالف — نعم بالتلاحی یوعدون دوائرا

۴۰ الا نعلمن من عندهم متعرّب — الا نعلمن من کان منهم مناظرا

۴۱ ویا من هجانا محفظاً بسلاطةٍ — واذی قلوب القوم فیما مناکرا

۴۲ لأذیتنا بالهجو الذمّ ظالماً — فیکفی المهیمن اجر من کان صابرا

۴۳ وان کنت تبغی بحث امر خلافة — تحقّق کما تبغی ولا تك کاهراً

۴۵ وفسّر من القرآن شیئاً حذائنا — وبیّن من التفسیر ما حزت ماهرا

۴۶ ولانشاد مثلی بالنبوّة کرامة — وهذا من الرحمان من کان ناصرا

۴۷ واخطرت للبحر الطویل منبّهاً — فللخطر الخزّیت قد کنت شاکرا

۴۸ وشعری غدا ابهی اللآلی ملاحةً — وهذا لما انشدت فی الله ذاکرا

۴۹ واهدی هدی للناس نظم قصیدتی — معیناً علی الحق استبان مخاطرا

۵۰ فانا کشفنا سرّ امر حقیقة — وانا اریناً الحق من کان ناظرا

۵۱ وهاقد أُتمّت حجة بعد حجة — علی من ابی مستنکفاً ومُهاترا

۵۲ واصبی قلوب الناس حسن بیاننا — فقالوا الجذب کالکم کان ساحرا

۵۳ ولا سحر بل نصر من الله ذی العلی — الحق علا جلیاً فلا تك ساخرا

۵۴ فشکراً علی الفضل المتاح لوبنا — وشکراً علی ما قد هدانا مفاخرا

خدا کے مسیح کی پاک باتیں

۴ - جون ۱۹۰۶ء کا ایک خط

ماسٹر عبدالرحیم صاحب اپنے صہر سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی کو لکھتے ہیں:-

پرسوں حضرت اقدس امام الزمان کے حضور میں کوئی زیادہ گفتگو نہیں ہوئی۔ کل بوقت ظہر ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔

سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یا نار اکونی بردًا جو آیا ہے اس کی تشریح فرمادیں ✦

جواب یہ کوئی عجیب بات نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیع ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم سیالکوٹ میں تھے جس مکان میں ہم رہتے تھے۔ اس کی چھت پر بجلی گری۔ خدا نے ہمارے لئے اسے سرد کردیا۔ اور کئی دروازوں میں سے گذر کر ایک شوالے میں تیجا سنگھ نام پجاری پر عین حالت پوجا میں گری۔ اور اسے جلادیا ✦

ایک دفعہ ہماری لحاف میں سے ایک بچھو مرا ہوا نکلا۔ اور ایک دفعہ زندہ ہی نکلا۔ اس کے ڈنگ نے قطعاً اثر نہیں کیا۔ ایک مرتبہ ہمارے کپڑے میں آگ لگ گئی۔ کپڑے کی آگ کا بجھنا مشکل ہوتا ہے۔ ہمیں پتہ بھی نہ تھا کسی نے بتلایا۔ تو پھر سرد ہوگئی۔ کچھ ضرر نہیں پہونچا ✦

سوال بعض لوگ افریقہ میں جاکر وہاں شادی کرلیتے ہیں وہاں کی عورتیں یقیناً ہندوستان میں آنا پسند نہیں کرتیں پھر انہیں طلاق دینی پڑتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے ✦

جواب یہ کوئی متعہ نہیں۔ شرعی نکاح ہے۔ اپنی طرف سے ساتھ لانے کی کوشش کرے۔ اگر نہ آئے۔ تو طلاق دیدے۔

پھر عورتوں کے متعلق فرمایا۔ یہ عجیب نکتہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اگر ایک دوسری سے بوجہ نفرت ہونے کے عداوت رکھتیں تو پھر سوت کرنے والے کا کلمہ کس طرح پڑھتیں ✦

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی۔ ایک دفعہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی پرانی خادمہ سے نکاح کرلینے کی درخواست کی۔ حضور نے اس وجہ سے انکار کردیا کہ اس عورت کا باپ اور پیغمبر خدا مضارع تھے (ایک عورت کا دودھ پینے والے تھے)۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ پیغمبر خدا کی بیویاں نہ کثرت ازدواج کی مخالف تھیں نہ سوتوں سے ڈرتی تھیں نہ انہوں نے احترام شوہر کا کلمہ ریا سے پڑھا تھیں۔ بلکہ پادری فنڈر کہتا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو معجزات ہیں عورتوں ہی نے بیان کئے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ بیوی سے بڑھ کر کوئی محرم راز نہیں ہوتا ✦

فرمایا:- اخبارات میں یہ شایع کرنا چاہیئے کہ سکھ وفادار رعایا گورنمنٹ سرکار ہیں۔ ان کا گورو مسلمان تھا۔ جیسا کہ چولہ صاحب سے معلوم ہوتا ہے۔ سکھوں کا آریہ سماج سے کچھ تعلق نہیں دیانند نے انکے گورو بابا نانک صاحب کو برے الفاظ سے یاد کیا ہے فرمایا:- جب ست بچن کتاب لکھی تھی تو ایک خواندہ سکھ میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ نے جو کچھ لکھا ہے سچ ہے۔ جب ہماری قوم سے جہالت دور ہو جائے گی۔ ہم سب مسلمان ہونگے۔ ایک دفعہ ایک سکھ نے گرنتھ صاحب کا وعظ کرنے کی ہم سے اجازت مانگی۔ ہمنے بڑی مسجد میں اس کا وعظ کرایا۔ ہندو بڑے شوق سے سنتے رہے۔ آخر میں اس نے کہا کہ باوا صاحب ایسے مسلم کل تھے۔ کہ پانچ وقت نماز بھی پڑھتے رہے۔ تب ہندو اُسے مسلہ مسلہ کہتے ہوئے بھاگ گئے۔ والسلام

آپکا تابعدار غلام - عبدالرحیم ہیڈماسٹر پرائمری قادیان

ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا سالانہ معائنہ یکم ودو فروری کو ہوا۔ مسٹر سینڈرسن ایم اے پرنسپل سنادر کالج بحیثیت انسپکٹر صاحب تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ پنڈت ہری داس اور شیخ محمد نواز اور لالہ ایشر داس تھے۔ تمام انسپکٹر صاحبان سکول اور بورڈنگ اور تعلیمی حالت دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اپنے اطمینان کا اظہار فرمایا۔ آپ نے افسوس کیا۔ کہ آپ کا ارادہ یہاں زیادہ ٹھہرنے کا تھا۔ لیکن بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کی وجہ سے آپ زیادہ نہیں ٹھہر سکے ورنہ آپکا منشاء قادیان کی پوری لائبریری دیکھنے کا تھا۔ ہال کو قریباً مکمل صورت میں دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک عظیم الشان عمارت ہوگی۔ نیا سامان جو اس سال مدرسہ کے لئے مہیا کیا گیا ہے اس کو دیکھ کر آپ نے اظہار اطمینان فرمایا۔ بلکہ اس کے استعمال کے متعلق پنڈت ہری داس صاحب نے بڑی مفصل ہدایات دیں۔ اسلئے ہم ان کے اس قیمتی مشورہ کے بہت ممنون ہیں۔ اور انشاء اللہ اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائیگا۔ افسوس ہے کہ اس دفعہ مسٹر کراس خود تشریف نہیں لاسکے کیونکہ ان کو کام زیادہ تھا ورنہ آپ بھی ضرور خوش ہوتے۔ انسپکٹر صاحب حسب معمول آیندہ کے لئے ہدایات مفصل طور پر دے گئے ہیں۔ جن پر انشاء اللہ آیندہ عمل کرنے کی کوشش کی جاوے گی ✦

مورخہ ۱۲۔ فروری کو گرل سکول کا معائنہ ہوا۔ پنڈت ہری داس صاحب اور لالہ ایشر داس صاحب تشریف لائے۔ تمام کام دیکھ کر خوش ہوئے۔ اُمید ہے کہ اب کے سال بہ نسبت سابق کے بہت اچھا ہے گا ✦

محمد الدین ہیڈماسٹر۔

مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کا جواب

مولوی محمد علی صاحب نے ایک رسالہ ۲۰ صفحے کا القول الفصل کی ایک غلطی کا اظہار کے نام سے لکھ کر شایع کیا ہے جس کا جواب خود سیدنا حضرت اولوالعزم صاحبزادہ والا مقام نے تحریر فرمایا ہے جو انشاء اللہ تمام خدشات متعلقہ نبوت مسیح موعود کو دور کرنیوالا ہوگا۔ اور جس کا حجم ۱۵۰ صفحے کے قریب ہوگیا ہے۔ ۱۶۔ فروری تک ختم ہوچکا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد چھپ کر احباب کے پاس پہنچے گا۔ تمام قریب جوار کے دوستوں کو اطلاع دیدی جاوے ✦

جنازہ غائب

احباب محمد کریم داد ولد محمد اللہ داد خانصاحب مدرس گمشدہ تحصیل گورداسپور کا جنازہ غائب پڑھیں ✦

احباب ففتھ ہائی کلاس کے طالب علموں کی کامیابی امتحان کے لئے دعا فرماویں